رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہو جاینگی اکدن دیکھنا ۔ ❀ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا ❀ میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

خدا تعالیٰ نے اسباب کے ثابت کرنیکے لئے کہ یہ اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن .. پھر بھی ...... لوگ ... نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت ص۳۱۷)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان دار الامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے
سات روپے
(۷)

چندہ مقامی خریداران سے ساڑھے چار روپے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۱۵ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ | نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ناسازئ طبیعت کیوجہ سے خطبہ جمعہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

حافظ روشن علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح تبلیغ کے لئے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔

کالج کے مبلغین کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ ان کے لئے الگ بورڈنگ۔ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ مقرر ہو چکا ہے۔ اور ان کی پڑھائی باقاعدہ جاری ہے۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ اور خلاسفر صاحب بھی وعظ کے لئے باہر بھیجے گئے ہیں۔

تازہ خبریں

ایڈریا نوپل کی قلعہ گیر فوج۔ لندن ۱۸ جنوری۔ ایتھنز کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایڈریا نوپل کی تمام قلعہ گیر فوج قلعہ سے بلا لیا گیا ہے۔

ساؤسان میں فرانسیسیوں کی شجاعت۔ لنڈن ۲۹ جنوری۔ اخبارات اپنے افتتاحیہ مضامین میں اس فرانسیسی فوج کا بہت اعتراف کر رہے ہیں۔ جو ساؤسان کے مقام پر خوفناک مصائب کی حالت میں اپنے سے بدرجہا زیادہ غنیم کا مقابلہ کرتی رہی۔ اخبارات کہتے ہیں کہ فرانسیسیوں نے اپنی اعلیٰ شجاعت کا ثبوت دیا۔ اور فرانسیسی کمانڈر نے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی جرأت سے بڑی کمک کو منگوانے اور خطرے میں ڈالنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ کمک کی تجویز جنرل جافرے کی صحیح اور درست جنگی چال کے عین مطابق تھی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ سواکوپ منڈ سے ریوٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ متحدہ افواج ۱۴ جنوری کی صبح کو شہر میں داخل ہو گئیں۔ قبضہ سے پہلے دشمن نے ہماری پیشقدمی کو روکنے کے لئے سرنگیں اڑا دیں۔ جو زمین پر بچھائی گئی تھیں۔ دو برطانوی سپاہی مارے گئے۔ شہر کی عمارتیں محفوظ ہیں۔ لیکن برقی اسٹیشن کا کارخانہ اور تار کے آلات تباہ ہو گئے ہیں۔ اشیائے خوردنی کی تمام چیزیں ہٹائی گئی تھیں مگر کچھ مفید کلیں اور اوزار رہ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ سندرلینڈ اسٹیمر جارج رائل سرنگم کے کنارے پر تباہ ہو گیا۔ جہاز کے ۲۰ آدمی غرق ہو گئے۔ اسٹیمر تارنتھ جو ریاگلیٹ سے ہل کی طرف جا رہا تھا۔ اور جبکہ کہ لدی ہوئی تھی برفباری کی حالت میں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ سرنگم کے کنارے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

جنگ یورپ

بلجیم میں قابل اطمینان حالت۔ لنڈن ۱۹ جنوری امسٹرڈم۔ ییسر میں گولہ باری بہر شروع کی گئی ہے۔ ییپرز کی حالت بظاہر زیادہ قابل اطمینان ہوتی جاتی ہے۔ اور ہزارہا باشندے اپنے گھروں کو واپس آرہے ہیں۔ اور جارحانہ کارروائی اختیار کرنے سے پہلے عمدہ موسم کا انتظام کر رہے ہیں۔

ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کا حشر۔ لنڈن ۱۵ جنوری پیرس۔ فرانسیسی آبدوز کشتی "ہیفر" جو ۱۵ جنوری کو دردانیال کے قریب پہرہ دینے کی غرض سے متعین کی گئی تھی۔ اپنے اسکوئڈرن میں واپس نہیں پہنچی۔ غیر ملکی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ یہ کشتی غرق کردی گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ترکوں نے اس کے کچھ آدمی بچا لئے ہیں۔

جرمنوں کے ۵ تجارتی سٹیمر ڈوب گئے۔ لنڈن ۱۸۔ جنوری۔ سٹاک ہالم۔ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ دو ہفتے کے اندر جرمنوں کے ۵ تجارتی سٹیمر بحیرہ بالٹک میں اپنے عملے سمیت سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئے۔

آسٹریا کی مستحفظ فوج کا آخری حصہ۔ لنڈن ۱۹ جنوری۔ امسٹرڈم۔ بوڈاپسٹ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کی اس مستحفظ فوج کو جو ۱۸۷۵-۱۸۷۶ء کی مد میں آتی ہے اور جو بوقت اشد ضرورت طلب کی جاتی ہے۔ میدان جنگ میں جانے کا حکم ملا ہے۔

جرمن افواج کا جدید کوارٹر ماسٹر جنرل۔ لنڈن ۱۹ جنوری۔ امسٹرڈم کی خبر مظہر ہے کہ جنرل وائیلڈ وان ہوہنبورن جرمن افواج کا کوارٹر ماسٹر جنرل مقرر ہوا ہے۔

جرمنوں کے نقصانات۔ لنڈن ۱۹ جنوری۔ پروشیا کے نقصانات کی فہرست نمبری ۱۳۶ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نقصان کی تعداد ۷۰۱۷۷۸ تک جا پہنچی ہے۔ بویریا۔ سیکسنی اور ورٹمبرگ کی فہرستیں اس میں شامل کرنے سے جرمنی کے نقصانات کی مجموعی تعداد ساڑھے بائیس لاکھ ہو جاتی ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ ہم نے شب کو جوابی حملہ کیا۔ اور گمائن پر پہلے کھوئی ہوئی خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ ان خندقوں پر جتنے جرمن تھے۔ سب کے سب مار ڈالے گئے۔ جرمنوں کے دو جوابی حملے بے سود ثابت ہوئے۔ غنیم نے بھی گلگو کے مقام پر رات کے وقت شب خون مارنے کی کوشش کی۔ مگر ہم نے اپنی دیدبانوں سے ان کا پتہ لگا کر انہیں شکست دی۔ آسٹریا کی بھاری توپوں نے گارنو پر گولہ باری کرنے کی مزید کوشش کی تھی لیکن ہمارے توپخانہ نے ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

ساحل انگلستان پر جرمنوں کا ہوائی حملہ۔ لنڈن ۲۰ جنوری۔ ۵ بجکر ۵۰ منٹ صبح ایک زیپلین ڈرسنگہم کے اوپر سے سینڈرنگہم ہاؤس سے نصف میل کے فاصلے پر گذرا۔ مگر نزدیک ترین مقام جہاں بم پھینکا گیا۔ ہیچم کا بازار تھا جو ہنسٹینٹن کے قریب ہے۔ ایک بم مقام کنگز لائن پر بھی پھینکا گیا۔ جہاں مکانات منہدم ہوگئے۔ اور بیرونی دروازے ٹوٹ گئے۔ فرنیچر ادھر ادھر منتشر ہو گیا۔ اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ ایک زیپلین ہنسٹینٹن میں گرا لیا گیا ہے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کل سینڈرنگہم سے روانہ ہو کر جرمن ہوائی جہازوں کے حملے سے کئی گھنٹے قبل لنڈن میں پہنچ گئے تھے۔ (ہنسٹنٹن ضلع نارفوک میں انگلستان کے شرقی ساحل پر ایک شہر ہے یہاں سے سینڈرنگہم ہاؤس ۹ میل جنوب کو واقع ہے۔ جہاں شاہی دیہاتی محل ہے)

ہوائی حملے کے نقصانات۔ لنڈن ۲۰ جنوری ۳ بجکر ۵ منٹ شام۔ کنگز لائین میں دو مکانات مسمار ہوگئے اور ایک کو کچھ نقصان پہنچا۔ ایک لڑکا مر گیا۔ اور ۳ شخص زخمی ہوئے۔ معلوم نہیں۔ سینڈرنگہم میں کسقدر نقصان ہوا۔ لنڈن میں خاص خاص کنسٹبلوں کو اس ہوائی حملہ کی وجہ سے طلب کیا گیا ہے۔ (کنگز لائین انگلستان کے مشرقی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے)

جرمن ہوائی جہازوں کی واپسی۔ لنڈن ۲۰ جنوری ۵ بجکر ۵ منٹ صبح۔ امسٹرڈم آج دو بجے رات کو دو جرمن ہوائی جہاز ہیلیم۔ ولائی لینڈ۔ اور ٹرسشلنگ کے اوپر سے گذرے۔ جو مغرب کی طرف سے واپس آرہے تھے۔ (ولائی لینڈ اور ٹرسشلنگ ہالینڈ کے غربی ساحل پر چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں)

پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع۔ لنڈن ۲۰ جنوری پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۷ اور ۱۸ ماہ حال کو وسچولا کے دائیں کنارے اور وارسا ملاوا ریلوے لائن کے درمیان بعض معرکے ہوئے۔ جو دوسرے درجہ کی اہمیت رکھتے ہیں۔ البتہ کنوپکا کے گاؤں میں شدید جنگ وقوع میں آئی۔ جہاں غنیم کے توپخانے کو خاموش کرا دیا گیا۔ جرمنوں نے ڈوبرائن پر جارحانہ کارروائی کی لیکن انہیں سخت نقصان پہنچا کر پسپا کیا گیا۔ جو جرمن وسچولا کے بائیں کنارے پر ہیں۔ انہوں نے ۱۷ ماہ حال کو روسی مورچوں پر جو گنگراڈ اور گموڑی میں ہیں۔ گولہ باری کی۔

ہندوستان کی خبریں

ایک حیرت انگیز ڈاکہ۔ کلکتہ کی ۲۰ جنوری کی خبر مظہر ہے۔ کہ چندر اکنتو گھوش ساکن مچنا واقعہ فرید پور کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰ یا ۱۲ نوجوانوں کا ایک جتھا جو دھوتیاں۔ کوٹ۔ سویٹر پہنے ہوئے اور بندوقیں پیش قبض اور لاٹھیاں لئے ہوئے تھے۔ نصف شب کے قریب مکان پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے ایک فائر کیا گیا۔ اور ڈاکوؤں نے چندر بابو کو پکار کر ایک ہزار روپیہ طلب کیا۔ اور بصورت عدم ادائیگی تمام اہل خانہ کے قتل کی دھمکی دی۔ چندر بابو نے فوراً رقم مطلوبہ ادا کر دی جس سے ڈاکو وہاں سے چلے گئے۔

ایک کچہری پر ڈاکہ۔ کلکتہ کی ۲۰ جنوری کی خبر مظہر ہے۔ کہ ڈائمنڈ ہاربر کی سب ڈویژن میں ڈاکہ کی ایک اور سنگین واردات وقوع پذیر ہوئی ہے۔ جس میں چند پشاوری مسلمانوں کی شرکت بتلائی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکو خطرناک ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک کچہری میں گھس گئے۔ اور حاضرین کو قابو کر کے ۱۷ ہزار روپیہ نقد لیکر چلتے بنے۔ یہ روپیہ کلکتہ کے کسی زمیندار کا تھا۔ بنگال کا محکمہ تفتیش جرائم اس کی تحقیقات کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۴ - جنوری سنہ ۱۹۱۵ء

چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار

اٹلی کا ہولناک زلزلہ

ایک زلزلہ تو کل دنیا پر طاری ہے۔ اور ابھی تک اس کی تباہی جاری ہے یعنی جنگ۔ خوفناک جنگ۔ جسمیں دنیا کی تقریباً زبردست طاقتیں گرفتار ہیں۔ مال و جان اور عمارت کا نقصان اسقدر روز افزون ہے کہ حد شمار سے بیرون۔ ولایت کے ایک رسالہ میں جنگ کا اثر اقتصادی ترقی پر بتایا گیا ہے کہ ۲۳ لاکھ جرمن ۴۰ لاکھ فرانسیسی۔ ۲۵ لاکھ آسٹرین۔ ۵۰ لاکھ روسی۔ ۲ لاکھ بلجین ۲ سروین۔ اور ایک کروڑ ۸۵ لاکھ انگریز ہندوستانی اور کنیڈین سپاہی ہیں۔ اگر یہ اوسطاً ساڑھے سات روپے کا مال پیدا کرتے ہوں تو ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کے نقصان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ان میں سے ۱۰ فیصدی ہلاک ہو جائیں تو ساڑھے تیرہ لاکھ مر گئے۔ اور یہ ایک ششماہی کا اندازہ ہوگا اُف کس قدر ہولناک بربادی ہے۔ پھر ایک اور صاحب ہیں جنھوں نے بلجیم کے نقصانات کا اندازہ لگایا ہے۔ جو صرف ۴۲ روز میں ہوا۔ یعنی لوراح لیمی۔ ٹرلیمنٹ۔ لووین۔ ارشاٹ میلائنس۔ نامور۔ دنیانت۔ چرلوری۔ مانس۔ تورنائی۔ ہاسلٹ ٹورن شاٹ۔ اینٹورپ۔ قلعہ جات۔ عمارات اور بھیڑوں فصلوں سوروں۔ گھوڑوں کے ضائع ہونے سے اکیس کروڑ میں لاکھ ستاون ہزار چھ سو پونڈ نقصان ہوا۔ اور جانیں الگ اب بتایئے کہ اس زلزلہ سے بڑھکر اور کیا زلزلہ ہوگا۔ کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت۔ لیکن ابھی اسی پر بس نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا غضب اٹلی میں دوسری قسم کے زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہوا جس کی کیفیت تا حال ان الفاظ میں وصول ہوئی۔

بارہ ہزار آدمی مقتول

لندن جنوری ۱۴ - ۱۲ بجے کے ۴۰ منٹ دن - روما اکونا سے نیلیس تک ایک تیز و تند زلزلہ محسوس ہوا۔ بہت سے مقامات میں بیس آدمیوں میں سے چھ آدمی زلزلہ کی نذر بھی ہو گئے۔ اور مجروح بھی۔ بمقام ایوانزانو بالکل برباد ہو گیا۔ اور ہزاروں آدمی بالکل نیست و نابود ہو گئے۔ سینٹ پال کا بت پورا بیس فٹ لمبا گر پڑا۔ اور پارہ پارہ ہو گیا۔ یہ ایک بہت گرجے سینٹ جان سیٹرن پر نصب تھا جب گرا ہے تو دکانوں کو بھی جو اس کے نیچے تھیں سب کو چکنا چور کر دیا ؛

مزید تباہی

بارہ بجے کے ۳۰ منٹ دوپہر۔ مقام آوازانو تو اول سے اخیر تک بالکلیہ برباد ہو گیا۔ اور اس کے گرد و نواح کے جسقدر قصبے شہر تھے۔ سب پر جھاڑو پھر گئی۔ صرف آٹھ سو آدمی بچے ہیں۔ باقی سب مجروح و مقتول ہو گئے۔ ویران و برباد شدہ اضلاع کو شاہ اطالیہ نے خود کے دیکھا۔ اسی طرح

ہولناک بربادی

پٹینزا ضلع کی بھی ہوئی۔ رسل و رسائل اور آمد و رفت وہاں کی بالکل بند ہے

ہزاروں جانوں کا صفایا

روما - ۱۱ بجے کے ۵۵ منٹ دن - زلزلہ سے بارہ ہزار مقتول اور بیس ہزار مضروب ہوئے ؛

روما میں پریشانی

روما۔ ۴ بجے کے ۴۰ منٹ شام۔ یہاں کوئی شخص مضروب تو نہیں لیکن بڑی بڑی قدیم عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ٹیلیفون کے محکمہ میں جو لڑکیاں کام کر رہی تھیں وہ بدحواس ہو کے اپنے اپنے کمروں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ ٹیلیفون کے کام کا بالکل ستیاناس ہو گیا ؛

ایوازانو کی تباہی کا منظر

ایک شخص جو اس عالمگیر تباہی سے بچ گیا وہ ذکر کرتا ہے کہ جس وقت زلزلہ آیا ہے۔ میں سڑک پر چل رہا تھا۔ میں نے خود دیکھا کہ کل عمارتیں اور ساری چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں۔ منہدم مکانات اور دکانوں سے مٹی کے بقے کے بقے اُٹھ رہے تھے۔ مقتولین میں کمانڈر اور اس کا پورا اسٹاف۔ کل ممبر۔ کل جج گورنمنٹ کے محکموں کے کل ادنےٰ و اعلیٰ افسر و ملازم۔ میونسپل ممبر اور سو سپاہیوں میں سے ۹۵ سپاہی۔ تمام گل چھڑے نو پولسمینوں میں سے آٹھ پولیسمین تھو۔ اب رہا

عمارات کا انہدام

اس کی بھی کچھ نہ پوچھو۔ مشہور کوونس کا عظیم الشان قلعہ سرتاپا برباد و منہدم ہو گیا۔ اور اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ خاص مربع رقبہ میں سے صرف چند سو نفوس بچے ہیں مگر ان کے حواس خمسہ میں اس قدر فرق آگیا ہے کہ انکی زبانیں بند ہو گئی ہیں اور وہ مطلق بات نہیں کر سکتے۔

شدید ترین زلزلہ کے ہولناک مناظر

روما۔ ۱۵ جنوری۔ شاو دکر عمانویل جنھوں نے اپنے زمانے کے تمام زلزلوں کا جو اٹلی میں آئے معائنہ کیا بیان کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ تمام سابقہ زلزلوں سے یہاں تک کہ سینا کے زلزلہ سے بھی زیادہ ہولناک وقوع ہوا ہے کیونکہ سینا کے زلزلہ میں ۳۰ فیصدی آبادی بچ رہی تھی۔ حالانکہ اس زلزلہ میں اویزانو کی صرف ۳ فیصدی آبادی زندہ بھی رہے۔ بہرحال ایسے شدید زلزلہ کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی

لندن ۱۵ جنوری۔ گورنمنٹ برطانیہ نے زلزلہ اٹلی کے متعلق تار کے ذریعہ سے ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

روما کا تار مظہر ہے کہ زلزلہ کے مصیبت زدگان کی جان بچانے کے کسی قسم کا کافی اور قابل اطمینان انتظام کر سکنا انسانی طاقت سے بالکل باہر ہے۔ مشہور اطالوی شاعر ڈینٹی نے اپنی کتاب میں ہولناک مناظر کے جو نقشے کھینچے ہیں۔ موجودہ زلزلہ کے مناظر ان سے بدرجہا ہولناک ہیں۔ گرے ہوئے مکانات کے نیچے سے دبے آدمیوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ خاص خاص مقامات پر اس غرض سے بانس گاڑ کر نشان کر دیئے گئے ہیں کہ جان بچانے والے اس جگہ واپس آکر دبے ہوئے لوگوں کو باہر نکال سکیں گے۔ مگر اکثر صورتوں میں جب وہ واپس پہنچے۔ تو ان لوگوں کی روح پرواز کر چکی تھی۔ کئی لوگ گردے کی کثرت سے دم گھٹ کر اور کئی سردیوں کی شدت سے اکڑ کر رہ گئے۔ آتشزدگی کی وارداتیں اور بھی مصیبت ڈھا رہی ہیں۔ اور آگ بجھانے کے لئے کافی پانی دستیاب نہیں ہو سکتا" ؛

بارہ ہزار آدمی کا یکدم مقتول ہو جانا (اور بھی مزید خبروں کا انتظار ہے) اور ان شہروں میں صرف تین فیصدی آدمی کا بچنا اور عمارتوں کا بالکل معدوم ہو جانا کیا ایک چونکا دینے والی خبر نہیں۔ جس کے سنتے ہی کپکپی لگ جاتی ہے۔ اور ہوش و حواس

برّان ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ جو کچھ دنیا نے دیکھا۔ اس کی خبر پہلے خدا کے کسی نبی نے دی ہے یا نہیں ضرور دی ہے۔ اور کھلے کھلے الفاظ میں دی ہے تا لوگ عذاب کے آنے سے پہلے اپنی اصلاح کریں اور فلاح پائیں۔

خدا کی وحی جو اس کے پاک بندے پر نازل ہوئی

وہ اس مضمون کے عنوان میں درج ہے۔ اور حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"دو سخت زلزلے تو آ چکے × × × مگر اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پانچ زلزلے اور آئینگے۔ اور دنیا ان کی غیر معمولی چمک کو دیکھیگی اور اثر ثابت کیا جائیگا۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے نشان ہیں جو اس کے بندے مسیح موعود کے لئے ظاہر ہوئے۔"

پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

"یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔ اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا۔ تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔"

پھر اعلان فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک کی آنکھ ایک ایسی چمک ہوگی کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائیگا۔ اور دلوں پر ان کا خوفناک اثر پڑیگا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہوں گے۔ جن کے دیکھنے سے انسان کے ہوش جاتے رہینگے۔ یہ سب کچھ خدا کی غیرت کریگی کیونکہ لوگوں نے وقت کو نہ شناخت کیا۔"

اور یہ سب کچھ اس آنیوالے وقت سے بہت پہلے لکھا۔ اور بہت پہلے اطلاع دی۔ ۱۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا:۔

"خدا نکلنے کو ہے۔ انت منی بمنزلۃ بروزی وعدہ اللّٰہ۔ ان وعد اللّٰہ۔ ان پانچ زلزلوں کو لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کریگا۔ اور اپنے وجود کو دکھلادیگا۔"

نوٹ ضروری ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کی نجات مسیح موعود کے نام کے اظہار میں ہے، کیونکہ اسی کے لئے یہ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

پھر ایسی اٹل بات کہ کر فرماتے ہیں:۔

"پانچ زلزلوں کا آنا خدا تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے۔ جو ضرور ہو کر رہیگا۔ ہاں جو شخص توبہ استغفار کریگا۔ اور ابھی سے خدا سے صلح کریگا اور کوئی سرکشی کی آگ اس میں باقی نہیں رہیگی خدا اس پر رحم کریگا۔ مگر اس پر رحم کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ پانچ زلزلے نہیں آئینگے۔ آویں گے وہ تو ضرور آئینگے۔ مگر ایسا شخص ان کے صدمہ سے بچ جائیگا۔"

ہے کوئی؟ انسانوں میں سے ایسا انسان۔ جو اس جزم اس ثبات اس قوت کے ساتھ ایک پیشگوئی کرے۔ میرے دوستو! کوئی نہیں مگر

خدا کا نبی عظیم الشان نبی

جسے خود خدا تعالیٰ نے اس کی خبر دی۔ اور اس نے قبل از وقت پیسہ اخبار کے ایک لاکھ شائع ہونے والے پرچے میں اس وحی الٰہی کو مع اس کی تشریح کے شائع کیا۔ کیوں شائع کیا؟ کیا اپنی بڑائی کے لئے یا لوگوں میں سنسنی پھیلانے کے لئے۔ ہرگز نہیں قطعاً نہیں۔ بلکہ محض ہمدردی خلایق سے مجبور ہو کر تاکہ ہم اپنے اپنے عملوں میں اصلاح کر کے آنے والے عذاب سے بچ جائیں۔ اور اس کے بھیجے ہوئے پر ایمان لا کر دنیا و آخرت میں آرام پائیں۔ مبارک وہ جو اسے قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ جہاں آجکل جہنم بھڑکائی گئی ہے۔ وہاں جنت بھی بہت قریب کر دیگئی ہے۔ اور وہ مسیح موعود کے قدموں میں ہے۔ کون مسیح موعود جسے خدا نے اپنے کلام میں اس کے برگزیدہ رسول محمد مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنے کلام میں نبی کہا۔ کیسا نبی۔ اُمّتی نبی۔ اور اُمّتی کہنے سے نبی ہونے میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اُمّتی کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔ (یہ حضرت اقدس کے اپنے الفاظ ہیں) اور خاتم النبیین کے بعد شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو (یہ بھی مسیح موعود کے اپنے الفاظ ہیں) اے کاش! لوگ آیت وماکنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا پر ہی غور کرتے کہ اللّٰہ تعالیٰ کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک ان پر اتمام حجت کے لئے رسول نہ بھیج لے۔ اور اے کاش وہ یہ جانیں کہ ۴۔ اپریل کے زلزلہ کا اثر کانگڑہ کی سرزمین پر خصوصیت سے کیوں ہوا۔ اور اب اس زلزلہ کی تباہی

اٹلی میں کیوں ظاہر ہوئی۔ × × × × × × × × × × × ×

× × × اور کیا قرآن مجید میں یہ آیت نہیں کہ تکاد السمٰوٰت یتفطّرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ان دعوا للرحمٰن ولدًا۔ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ گر جائیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دنیا پر ایک بہت ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور کیا جائے گا۔ وہ یہ کہ رحمٰن کے لئے بیٹا ثابت کریں گے) ہے اور ضرور ہے۔ اور کیا براہین احمدیہ میں ۳۲ برس قبل فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکًّا دکًّا اور الامراض تشاع والنفوس تضاع نہیں چھپ سکا۔

پس مسیح موعود کے الفاظ میں۔ میں دنیا کے رہنے والوں سے کہتا ہوں:۔

کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو۔ جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام نہیں سنا تھا۔ اور جن کی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی (پس) اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طوفان زلازل میں ایک نوح ہی کی کشتی ہے جو بچا سکے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے۔

خوشخبری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے درس قرآن شریف کے نوٹ تیسویں پارہ کے شائع ہو چکے ہیں اور انشاء اللّٰہ عنقریب پہلے پارہ سے عمدہ کاغذ پر درس قرآن شریف کے نوٹ چھپنے شروع ہو جائینگے۔ جو بلا شبہ حقایق و معارف کا ایک خزینہ ہے۔ اس لئے کسی احمدی کو اس کے حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ اخبار الفضل میں انشاء اللّٰہ سلسل درس چھپتا رہیگا۔ اس لئے احباب الفضل کے خریدار بنکر اس کو حاصل کریں اور اس کے علاوہ اخبار الفضل جو نہایت مفید اور کارآمد مضامین شائع کر رہا ہے۔ اخبار کی قیمت صرف چھ روپے سالانہ ہے اور اسی قیمت میں ہر ٹریکٹ بھی دیا جائیگا۔ قیمت باقساط بھی وصول کی جا سکتی ہے۔ لیکن بہرحال پیشگی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ جو احباب اخبار الفضل کے خریدار ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسرے احباب کو بھی یہ خوشخبری سنا دیں تاکہ وہ شروع سے خریدار بن جاویں۔

صداقت اسلام

مغرب کی وادیوں سے

اس دنیا میں اسوقت تک امن وامان قائم نہیں رہ سکتا جبتک کہ خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے لوگ اپنا سر تسلیم طوعاً کرہاً خم نہ کردیں۔ اس عالم فانی سے بدیوں اور پلیدیوں کا اسوقت تک استیصال نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ احکام ربانی کی پابندی خوشی و ناخوشی سے نہ کی جائے۔ اور اس چند روزہ دنیا سے گناہوں اور شرارتوں کا اسوقت تک قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ خدا تعالیٰ کے سچے اور پاک مذہب کے فرائض کو کماحقہ طور پر بجا نہ لایا جائے۔ کہا جاتا تھا۔ کہ اس زمانہ میں دنیا میں ہر طرف امن وامان اور راحت و آرام کی خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔ لیکن صفحہ عالم پر رونما ہونے والے واقعات نے ثابت کردیا ہے۔ کہ یہ خیال غلط تھا۔ اور بظاہر امن وامان کی نظر آنیوالی گھڑیوں میں وہ کچھ تیار کیا جارہا تھا جس نے گذشتہ قرون کی زمانہ جاہلیت کی تباہیوں اور بربادیوں سے بہت بڑھ چڑھ کر خطرناک اور تباہی خیز واقعات آشکارا کردیئے۔ کیا جرمنی کا وہ سامان حرب جس نے آج دنیا کے بہت بڑے حصہ کو کشت وخون سے آلودہ کردیا ہے۔ اسی امن وامان کے زمانہ کا تیار کردہ نہیں ہے۔ جس میں کہا جاتا تھا کہ اب دنیا میں تہذیب پھیل گئی ہے۔ اس لئے گذشتہ نامہذب زمانہ میں جو جنگ و جدل ہُوا کرتے تھے۔ وہ اب نہیں ہو سکتے۔ کیا جرمنی کی وہ ملک گیری کی ہوا و ہوس اسی زمانہ میں نشوونما نہیں پاتی رہی۔ جس میں کہا جاتا تھا۔ کہ کمزوروں اور بیکسوں کی مدد اور دستگیری کرنا زور آوروں اور طاقتوروں پر فرض ہے۔ اور کیا جرمنی کے وہ بانئت ادریں الاحدی را و ر خیبر نامہ [illegible] اسی وقت کے پرورش یافتہ نہیں ہیں۔ جبکہ امن وامان اور صلح و آشتی پھیلانے کے مواعید پر دستخط کئے جاتے تھے۔ یہ سب کچھ اسی وقت کا ہے۔ لیکن چونکہ جرمن تہذیب مذہب سے ناآشنا تھی۔ وہ کمزوروں کی مدد کرنا الٰہی احکام کو مدنظر رکھکر نہیں تھا۔ اور وہ امن وامان کے وعدے محض مطلب برآری کے لئے ٹٹی کے پیچھے شکار کھیلنا تھا۔ اس لئے آج یہ سب باتیں نقش برآب ثابت ہوئیں۔ اور جرمنی نے ان میں سے کسی ایک میں بھی اپنی صداقت اور راستی کا ثبوت نہ دیا۔ اس نے منہ بولی تہذیب کے پرخچے اڑا دئے اس نے کمزوروں اور زیر دستوں کو ہلاکت اور تباہی کے گھاٹ اتار دیا۔ اس نے وعدوں اور عہدناموں کو "کاغذ کے پرزہ" سمجھ کر ریزہ ریزہ کردیا۔ اور اپنے جذبات اور خواہشات سے مجبور ہو کر وہی کچھ کیا۔ جو آج سے پہلے وہ زبانی طور پر ناپسند کرتی تھی۔ کیوں ایسا ہوا؟ اس لئے کہ اس نے خدا تعالےٰ کے حکموں اور فرمانوں کے خلاف دنیا میں امن قائم کرنا چاہا۔ اور حقیقی مذہب کے بتائے ہوئے قواعد اور ضوابط سے علیحدہ اور الگ ہو کر صلح کی طرح ڈالی۔

ارباب عقل و بینش کے لئے یہ بات بڑے الم اور رنج کا موجب ہے۔ کہ اہل دنیا کے حلق و کام کو اس غلط تجربہ کے نہایت تلخ اور ترش نتائج نے بہت تکلیف پہنچائی ہے لیکن اسبات سے کچھ دلبستگی بھی ہو جاتی ہے۔ کہ اسکی وجہ سے خالق فطرت کے فرمودہ احکام پر عمل پیرا ہونے کی طرف اب کچھ توجہ کی گئی ہے اور گو جرمنی نے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ جو کہ اس کی کمبختی کی صاف اور بین دلیل ہے۔ تاہم اور سلطنتوں نے ضرور اس سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اسکی ایک مثال اسوقت پیش کیجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے صحیفہ مقدس میں فرمایا ہے

یاایھاالذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۵ ۹۴ - کہ اے وہ لوگو جو کہتے ہو۔ کہ ہم خدا کے احکام پر ایمان لائے۔ تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ شراب اور جوا اور بت اور تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی یہ بہت بری چیزیں ہیں۔ اور یہ شیطان کے کام ہیں۔ اگر تم دنیا میں آرام و اطمینان سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ تو ان سے بچو۔ اور ان کے قریب نہ جاؤ۔ یہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کے اخلاق کو درست کرنے اور دنیا میں فلاح یعنی کامیابی حاصل کرنے کے لئے حکم فرمایا ہے اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ جو کوئی اس حکم سے ... کرکے فلاح پانے کی کوشش کریگا۔ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیگا ہر ایک انسان یہ بات جانتا ہے۔ کہ جن چار چیزوں سے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ انہیں کی پہلی ہی چیز یعنی شراب کا یورپ میں کسقدر رواج ہے۔ ایک بڑے امیر سے لیکر غریب سے غریب انسان تک شراب نوشی کا عادی ہوتا ہے۔ اور پانی کیطرح اسکا استعمال کیا جاتا ہے اسکی روک تھام کرنے کے لئے اسوقت تک نہ کسی گورنمنٹ نے توجہ کی تھی۔ اور نہ ہی کوئی مذہبی تحریک اور حکم اسکے خلاف کامیاب ہو سکا تھا۔ اور کامیاب بھی کسطرح ہوتا۔ جبکہ عیسائی مذہب اس کو روا رکھتا ہے۔ لیکن جسقدر اس سے نقصان اور قباحتیں پیدا ہو رہی تھیں۔ ان سے بھی کسی کو انکار نہیں تھا۔ حال میں جب اس تباہی خیز جنگ کی بنیاد پڑی۔ تو سب سے پہلے روس کی گورنمنٹ نے نہایت عقلمندی اور دانائی سے اپنی مملکت میں سرکاری طور پر شراب نوشی کی ممانعت کردی۔ اور یک قلم لاکھوں کروڑوں روپیہ کی شراب کی آمدنی اس نے ترک کرنا منظور کرلیا۔ روس میں جسقدر شراب نوشی کی کثرت تھی۔ وہ اس ایک واقعہ سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اور یہ تو جنگ روس اور جاپان کے وقت کا حال ہے اب تو جیسا تمام دوسرے ممالک میں اس ام الخبائث کی روز افزوں ترقی ہوتی رہی ہے ضرور ہے کہ روس میں بھی ہوئی ہو۔ جنگ روس و جاپان سے پیشتر کی پورٹ آرتھر کی حالت کے متعلق ایک یورپین مصنف لکھتا ہے۔ کہ "میں نے کبھی کہیں بھی ایسا نہیں دیکھا۔ اور میں دنیا کی تمام نہایت باکی ترچھی جگہوں کو جانتا ہوں۔ کہ اتنی کثیر مقدار شراب ذخیرہ میں موجود ہو۔ یا اتنی تعداد فاحشہ عورتوں کی جمع ہو۔ بہت سے روسی افسروں کے پرائیویٹ حرم تھے۔ میں اکثر ایک قمار خانہ میں بیٹھکر دیکھا کرتا تھا۔ کہ بلی ٹاسک دجینٹ اور پچیسوں پچیسویں سائبیرین رائفلس کے افسر اپنی نو حاصل شدہ ماسر تبد وقوں سے ان میزوں پر بیٹھ کر پریکٹس کیا کرتے تھے۔ جو کہ نہایت قیمتی وائین اور کوگناک شراب کی بوتلوں سے لدی ہوئی ہوتی تھیں۔ ایسے اوقات میں سچ مچ اس جگہ میں شراب ٹخنوں تک زمین پر بہ جاتی۔ اسوقت پورٹ آرتھر میں ساٹھ سے زیادہ قمار خانے اور ناچ گھر تھے۔ کہ جن میں ایک ہزار سے زیادہ ارباب نشاط ہوں گے۔ حاصل کلام یہ کہ شراب خوری کا وہ زور تھا۔ کہ امیر البحر ٹوگو کے حملہ کی شام کو روسی بیڑے کے آدھے سے زیادہ اہلکار کنارے پر اترے ہوئے ایک روسی دلی کے تہوار کے اعزاز میں شراب پیکر سیاہ مست ہو رہے تھے"۔ موجودہ جنگ کے ایام میں ہی سوسیو پونکاری پریزیڈنٹ فرانس نے اس حکم نامہ پر دستخط کردئے ہیں جسکی رو سے تمام فرانس میں شراب افسنتین اور اسی قسم کی دیگر شرابوں کی فروخت کی ممانعت کردی گئی ہے نیز حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ شراب کی فروخت کیلئے کوئی نئی دوکان کھلنے نہ پائے۔ فرانس وہ ملک ہے جو موجودہ زمانہ میں اخلاقی نقائص کو نشوونما دینے میں دوسرے ممالک سے سبقت لیگیا ہے۔ اور جو بانکپن اور نزاکت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا لیکن اس نے بھی شراب کے ہاتھوں تنگ آکر اسکی ممانعت کردی ہے اور امید ہے۔ کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں بھی انکی تقلید میں شراب کو متروک کرنیکے احکام جاری کردینگی۔ اور جسطرح روس اور فرانس نے اسلام کی صداقت کو عملی طور پر مان لیا ہے۔ اسی طرح [illegible] مغرب کی وادیوں سے اسلام کی صداقت [illegible] (غلام [illegible])

دلچسپ نوٹ

(از ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی از دہلی)

مخالفین سلسلہ خدا سے ڈریں

معیت صادقین کے ارشاد (سورہ توبہ - رکوع ۱۵) میں مخاطب مومن ہی تو ہیں۔ پھر جنہیں ایماندار ہونے کا دعوٰی ہے۔ وہ کیونکر برسر حق ہو سکتے ہیں۔ جب تک پہلے اس ارشاد کی تعمیل میں طریق تقوٰی پر قدم نہ ماریں۔ جس کی شرط اولیٰ ایمان بالغیب ابتداء کتاب اللہ میں بتا دی گئی ہے۔ پھر اس حسن ظن (ایمان بالغیب) سے کام لینے اور تحقیق حق کرنے کے بعد اگر ہمیں سچا پائیں۔ تو ہمارے ساتھ ہو جائیں۔ ورنہ ایسی وزندار وجوہ انکار پیش کریں۔ جن کے جواب شافی ہماری طرف سے نہ ہو چکے ہوں۔ یہ کیسا ظلم اور بدنصیبی ہے کہ مسیح موعودؑ کا اسقدر عظیم الشان تو دعوٰی۔ اور اس کے متعلق بدگمانی۔ تنگدلی وغفلت کا یہ حال۔ کہ لاکھوں انسان محض مولوی ملانوں کی غرض آلودہ ہٹ دھرمی کے پیچھے لگ کر اپنی آنکھوں۔ عقلوں اور قوت ایمانی کو بیکار کئے ہوئے ہیں ؟

کوئی بتلائے!

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قوت قدسی اور کشش روحانی کس میں ہو سکتی ہے؟ آپؐ کی بعثت اولیٰ کے وقت میں تو کم وبیش ایک لاکھ انسان ہی ایمان لایا۔ پھر اگر ہمارا مسیح موعودؑ بموجب احادیث صحیحہ بروز مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھا۔ اور اسؑ کا ظہور حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی دوسری بعثت نہ تھی جیسے سورہ جمعہ میں بصراحت ذکر ہے۔ تو اسؑ کو ۴-۵ لاکھ کی جماعت نے کیونکر مان لیا؟ قطع نظر اس سے کہ کاذبوں اور مفتریوں کو اتنی مہلت اور ڈھیل دینا بھی سنت اللہ کے خلاف ہے جو انبیاء سابقین اور خاص کر حضرت ختم المرسلین کی مدت رسالت سے متجاوز یا اس کے برابر بھی ہو۔ اور یہ ایک واقعہ نفس الامری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تیس سال تک اپنی ماموریت کا اعلان کیا ؟

یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق

تمام ماموروں رسولوں کے وقت میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ پس جب کسی مامور موعود کا زمانہ یا کسی مدعی نبوت کا ظہور ہو۔ تو ہر غیر متعصب ایماندار کا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ دین کے معاملہ کو دوسروں کی رائے یا سنے سنائے رطب ویابس معتقدات پر منحصر نہ رکھیں۔ کیونکہ ماموروں کی مخالفت کرنے والے عموماً وہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ جو قوم میں رودار و ذی وجاہت ہوں۔ یا علماء دین کہلانے کی وجہ سے قابل احترام وبااثر ہوں بازاری غنڈوں یا آزاد منش رند مشرب اوباشوں کو بہت کم دیکھا ہو گا۔ کہ مذہبی معاملات میں دخل دیں یا خلق اللہ کو کسی ہادی ومدعی ہدایت کی طرف آنے سے روکیں ؟

علماء کی وجہ مخالفت

بجز اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ یا تو فی الواقعہ انہیں خود بھی از راہ صدق واخلاص دعاوی مامور کے ماننے میں تامل ہو یا بسبب دنیا پرستی ونفسانیت کے وہ اسی میں اپنی خیر سمجھتے ہوں۔ کہ منجانب اللہ مصلح خلائق یا جانشین رسول ان کے سوا کوئی اور نہ مانا جائے۔ ورنہ اپنے حلوے مانڈے میں فرق آئیگا۔ یہی سبب ان کی باہمی تکذیب تفسیق وتکفیر کا ہوتا ہے۔ یہ دوسری صورت صریحاً ایسی ہے کہ کوئی خدا ترس دیندار ایسوں کے دام تزویر میں نہ پھنسنا چاہیئے لیکن جب کسی قوم میں خدا ترسی کا مادہ ہی الشاذ کالمعدوم رہ جائے۔ تو پھر خدا کی راہ سے روکنے والوں کا داؤ چل جانا یقینی ہوتا ہے۔ افسوس کہ آج مسیح موعودؑ کے منکروں کا اکثر یہی حال ہے۔

صدق واخلاص ضائع نہیں ہوتا

جن لوگوں کو مامور من اللہ کے ماننے میں ابتداءً اس لئے تامل ہو۔ کہ وہ کسی ضد نفسانیت تنگخیالی وتعصب کی بناء پر نہیں۔ بلکہ درحقیقت شرح صدر نہ ہونے کے باعث منکرین میں شامل رہنے پر مجبور ہوں تو ایسے سعید الفطرۃ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے زیادہ عرصہ تک انکار یا تذبذب میں نہیں چھوڑے جاتے۔ خدا کا فضل جلد ہی ان کی دستگیری فرماتا۔ انہیں چشم بصیرت اور ایمانی فراست بخشتا ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ بتھوڑے ہوتے ہیں۔ قلیل ما یومنون۔ اکثرھم لا یعلمون اور اسی قبیل کے بہت سے صحیح اصول محکم قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ اور یہاں مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی ایسے صدہا قرائن صداقت علی منہاج النبوۃ موجود ہیں ؟

قلت مومنین کا سبب

یہ نہیں ہوتا۔ کہ معاذ اللہ خود خدا ہی بیشتر حصہ خلائق کو گمراہ [illegible] ہے۔ بلکہ دراصل ماموروں مرسلوں کا ظہور ہی ایسے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب کہ دنیا میں خدا ترس۔ سعید الفطرۃ ایمان بالغیب والے اور تصدیق ومعیت انبیاء کے اہل خال خال ہی رہ جاتے ہیں۔ پھر ادہر تو ایسے خواص کی چھانٹ بتدریج ہوتی رہتی ہے۔ اور ادہر عذابوں کے نزول سے (جو ہمیشہ نشان بعثت رسول ہوتا ہے) عام لوگوں کا گم شدہ مادہ خشیۃ اللہ اور انابت مطلوبہ ایک دھیمی رفتار سے عود کرنے لگتی ہے اس طرح صادقین کی جماعت کثیرہ کہیں صدیوں میں جا کے تیار ہوتی۔ اور خاطر خواہ ترقی کیا کرتی ہے۔ سنت اللہ اور منہاج نبوۃ سے بالکل بے بہرہ ہیں وہ لوگ جو اس پر بھولے بیٹھے ہیں۔ کہ مہدی آتے ہی چار دانگ عالم میں دین کا ڈنکا بجا دیگا کیونکہ نہ بزور شمشیر نہ بذریعہ قوت قدسی اسلام میں کوئی ایسا مہدی بروئے کتاب وسنت ثابت [illegible]۔ جو معاذ اللہ رسول کریمؐ کے کمالات کو بھی ہیچ ثابت کر دکھائے۔ ہو تو پیش کرو ؟

کس طرح چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں اور بڑے چھوٹے

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ جماعت احمدیہ کے اکثر ناچیز وکس مپرس افراد کو جنہیں نہ کبھی باقاعدہ مذہبی تعلیم کا موقعہ ملا نہ انہیں کسی مولویانہ قابلیت کا دعوٰی۔ محض بفضل خدا تعالیٰ بطفیل مصطفٰےؐ وببرکت غلامی امام آخر زمانؑ بارہا ایسا اتفاق پڑتا ہے۔ کہ اچھے اچھے سند یافتہ مولوی ان کی معلومات کتاب اللہ سے مرعوب ومبہوت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور بجز اس کے ان کو اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یا تو ناپ شناپ ودور از کار بیہودہ باتوں سے خارج بحث کریں۔ رگیں پھلائیں اور منہ پر جھاگ لائیں یا اپنے فلاں وفلاں مشہور دشمن حق لڑاکا مولوی کی دہائی دیں۔ کہ اچھا ہم ان کی تحریر سے اسکا جواب ڈھونڈیں گے گویا ان داعیان الی الخیر کے مقابلہ میں وہ اپنا عجز قبول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ بلحاظ رسمی مولویت اور باضابطہ دینی تحصیل کے یہ غریب بمنزلہ امی ہی سمجھے ہیں۔ یہ ہیبت حق کے کرشمے۔ اور یوں مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں بارہا مختلف رنگوں میں پوری ہوتی ہیں۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی ؟

سات صدیوں کے مجدد سلاطین

امیر تیمور کے زمانہ میں میر سید شریف ایک بڑے بزرگ اور پارسا انسان گذرے ہیں - انھوں نے یہ خط امیر تیمور کو لکھا تھا جس میں انھوں نے مجددین کے نام درج کئے ہیں - ہم اس خط کو ہمعصر وطن سے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

" خدایا اس کی مدد کر جو دین محمد کی مدد کرے اور اسے پریشان کر - جو دین محمد کو پریشان کرے - علمائے سلف نے ہر صدی کے آغاز پر تجدید کا کام کرنے والوں کی جو کیفیت اپنی تصانیف میں لکھی ہے - اس کا خلاصہ یہ ہے :-

ہجرت کے بعد پہلی صدی کے سرے میں دین کے مجدد عمر عبدالعزیز ہوئے - خارجی منبروں پر علانیہ حضرت علی کو لعن وطعن کرتے تھے - حضرت عبدالعزیز نے اس رواج کو بند کیا - اہل اسلام میں باہم بغض وعداوت پیدا ہو گئے تھے - ایک گروہ بعض خلفائے راشدین پر اور ایک جماعت امیرالمؤمنین علی وحسن وعباس پر طعن کرتی تھی - اور ایک دوسرے سے تعصب اور منافقت رکھتے تھے - عمر عبدالعزیز نے اسے دُور کر کے دین کی تجدید کی -

دوسری صدی کے سرے میں دین کے مجدد مامون الرشید ہوئے کہ ۲۷ مذاہب باطلہ کو برطرف ومنسوخ کر کے مذہب برحق سنت وجماعت کو رواج دیا - اور علی ابن موسیٰ جعفر رضی اللہ عنہم کو خراسان سے طلب کر کے اپنا ولی عہد بنایا - اور اس کی اجازت سے مملکت پر متصرف ہوئے -

تیسری صدی کے سرے میں دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے مروج معتضد باللہ عباسی ہوئے - کیونکہ قوم قرامطہ جس کا رئیس ابوطاہر تھا - مکہ معظمہ پر مستولی ہو گئی اور تیس ہزار بے گناہوں کو عرفہ کے دن قتل کر کے شہید کیا اور حجر اسود کو ارکان خانہ کعبہ سے اکھاڑ ڈالا - اور اسلامی بلاد کو خراب کر کے قتل وغارت کا بازار گرم کرنے سے دین اسلام کو ضعیف کیا - معتضد باللہ نے اس قوم پر لشکر کشی کی - اور اس کو تہ وبالا کر کے دین اسلام اور شریعت کو رواج دیا -

چوتھی صدی کے آغاز میں منجملہ مروجان دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم عضد الدولہ دیلمی ہے - مطیع لامر اللہ عباسی کے فسق وفجور اور اس کے لواحقین اور ماتحتوں کے ظلم سے دین اسلام کمزور ہو گیا تھا - اور اسلامی ممالک میں طرح طرح کی خرابیاں اور بدیاں شائع ہو گئی تھیں - عضد الدولہ نے اسے خلافت سے معزول کر کے اس کے بیٹے طائع باللہ کو ولی عہد بنایا - اور خود دین کو رواج کرنے کا متصدی و کفیل بن کر بدعات وناشروعات اور جور وظلم کو دور کر کے شریعت محمدی کو رواج دیا -

پانچویں صدی کے شروع میں دین وشریعت کا مروج سلطان سنجر بن سلطان ملک شاہ ہوا - شیخ احمد جامی اور حکیم سنائی اس کے ہمعصر تھے - اور وہ ان کا مرید تھا - ان دنوں ملحدوں اور جاہلوں نے اسلام کے دین کو کمزور کر رکھا تھا - اس نے ملاحدہ کے قلع قمع پر کمر ہمت استوار کی اور دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وتابعداری میں اس قدر ثابت قدم رہا کہ مدت العمر اس سے کوئی امر خلاف شریعت سرزد نہ ہوا -

چھٹی صدی کے سرے پر دین کا مجدد غازان خان بن ارغون خان بن ہلاکو خان ہوا - جب دین اسلام ترکستان کے کفار کے غلبہ واستیلاء کی بدولت کمزور ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے غازان خاں کو نیکی کی توفیق بخشی - اور وہ ناگہاں ایک لاکھ ترکوں سمیت صحرائے لار میں شیخ ابراہیم حموی کے ہاتھ پر ایمان لا کر مسلمان ہو گیا - کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اپنا ورد بنا لیا - اور آثار کفر وبدعت کو مٹا کر شریعت کو بلاد وممالک میں رواج دیا -

ساتویں صدی کے شروع میں الجایتو سلطان بن ارغون خاں کو یہ سعادت نصیب ہوئی - وہ سلطان خدابندہ کے لقب سے ملقب ہو کر سنہ مذکور میں اپنے بھائی غازان خان کے بعد تخت نشین ہوا -

نو مبایعین

میاں محمد ابراہیم صاحب - ضلع لائل پور
میاں محمد حسین صاحب - " "
میاں حسن محمد صاحب - " "
میاں چراغ دین صاحب - " "
سید جلال شاہ صاحب - ضلع لائل پور
میاں دین محمد صاحب - ضلع راولپنڈی
سید امیر خان صاحب معہ عیال - ضلع پشاور
گل میر خان صاحب - " "
مرزا امداد بیگ صاحب - ریاست نابھہ
اہلیہ مرزا امداد بیگ صاحب - " "
والدہ " " " " "
دختر " " " " "
منشی غلام عباس صاحب - ضلع جہلم
میاں محمد الدین صاحب - ضلع گوجرات
سید فقیر علی صاحب - بلاسپور
مساۃ حشمت بی بی - " "
مساۃ نصیباً - " "
گل زمان صاحب - ضلع پشاور
میاں امام الدین صاحب - ریاست جموں
میاں عمر الدین صاحب - " "
شیخ برکت علی صاحب - سوداگر چرم - ضلع گورداسپور
شیخ فتح محمد صاحب - ضلع ہوشیارپور
میاں عبداللہ صاحب - ریاست پٹیالہ
میاں اللہ دیا صاحب " "
میاں عبدالعد ولد سوندھا صاحب - ریاست پٹیالہ
میاں احمد صاحب - " "
میاں محمد ابراہیم صاحب - ضلع گوجرات
عبدالحق وغلام محی الدین صاحب - " "
سید تفضل حسین صاحب - ضلع میرٹھ -
میاں فضل احمد صاحب - ضلع سیالکوٹ
سید مبارک علی شاہ صاحب - ضلع لودیانہ
میاں محمد دین صاحب - دہلی

معین المبلغین

ایک چھوٹا سا رسالہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کا تالیف کردہ ہے یہ احمدی مبلغوں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہو گا - جناب ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر دفتر الفضل قادیان سے طلب فرما دیں -

حامیانِ پیغام سے ہمارا مناظرہ

لاہور کے اخبار زمیندار مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۵ء میں احمدی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جلسہ کی روئداد دیتے ہوئے خواجہ صاحب کی طرف سے ایک مناظرہ کا چیلنج حضرت صاحبزادہ فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے نام شائع کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"صاحبزادہ صاحب کو خود امر متنازعہ فیہا میں قرآن و حدیث و تحریرات جناب مرزا صاحب کی بناء پر اپنے ساتھ فیصلہ کی دعوت کی"

ہمنے زمیندار کی متانت و ذمہ داری اور پیغامیوں سے گہرے تعلقات کو مدنظر رکھ کر حُسنِ ظن کی راہ سے نامہ نگار کو وقیع اور معتبر سمجھا تھا۔ اور یہ خیال کیا تھا کہ وہ خواجہ صاحب کی ایک پبلک تقریر کے متعلق ایک خیالی اور جھوٹا واقعہ منسوب نہیں کرسکتا۔ ہمارے خیال کو اس لئے بھی تقویت ہوئی۔ کہ پیغام اور خواجہ صاحب کے رفقاء نے اس کی تردید نہ کی۔ جس پر محض صداقت کے اظہار کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کے منشاء کے ماتحت منظوری چیلنج کا اعلان الفضل اور بعض بیرونی اخبارات میں کردیا تھا لیکن پیغام کے تازہ پرچہ سے یہ معلوم کرکے افسوس ہوا۔ کہ خواجہ صاحب کے اس چیلنج کے متعلق گویا زمیندار اور اس کے نامہ نگار نے دروغ بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ وہ لکھتا ہے۔ خواجہ صاحب ممدوح یا کسی اور بزرگ قوم نے کبھی بھی کسی تحریر یا تقریر میں صاحبزادہ صاحب یا آپ کے کسی مُرید کو کبھی کوئی چیلنج مناظرہ کا نہیں دیا جب تک لاہور کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام زمیندار کے نامہ نگار کے بیان کو جھوٹا اور خلاف واقعہ ثابت نہ کرے۔ اس وقت تک وہ خواجہ صاحب کا یہ چیلنج مناظرہ صحیح سمجھا جاویگا۔ بہرحال جبکہ پیغام جو لاہوری انجمن کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس بات سے انکار کرتا ہے۔ تو ہمیں اس سے بحث نہیں کہ زمیندار اور اس کے نامہ نگار کی راستبازی اور وقعت پر کیا اثر پڑے گا۔ وہ اپنی حفاظت آپ کرینگے لیکن پیغام نے اپنے اس اعلان میں مناظرہ کی جدید دعوت مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پیش کردی ہے۔ اگرچہ یہ اندیشہ ہے کہ کل کو مولوی محمد علی صاحب یہ ظاہر نہ کردیں کہ میری منظوری کے بغیر ایسا کیا گیا ہے۔ لیکن ہم مولوی محمد علی کے ساتھ مناظرہ کے چیلنج کو بھی منظور کرتے ہیں لیکن جبکہ حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی پوزیشن میں نمایاں فرق ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک قوم کے واجب الاطاعت امام اور پیشوا ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا حکم ماننا ان کے ہم خیالوں کے نزدیک بھی ضروری نہیں۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ موافق ان کی رائے کو کوئی تفوق نہیں تو ان سے اسی صورت میں مناظرہ صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے جرگے کی طرف سے یہ حق حاصل کرلیں۔ کہ وہ واجب الاطاعت وجود ہے اور جب تک انہیں یہ پوزیشن حاصل نہ ہو وہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے فائدہ اٹھانے اور اپنے شبہات کے دُور کرانے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن ایک شخص واحد کے لئے ایک امام قوم یا آپکے مقرر کردہ مناظر کے اوقات کی قدر کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ پس پہلے انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کو باضابطہ فیصلہ کرکے ایسا اعلان کرنا چاہیئے۔

لیکن اگر مولوی محمد علی صاحب کو یہ حیثیت حاصل نہ ہوسکے۔ اور یا وہ اپنے اصُول کے خلاف اس کو تسلیم کریں تو بھی ان کو مایوس نہیں کیا جاویگا۔ ہم ان کے ساتھ تعلقات اخوت کی بناء پر انہیں موقع دینگے۔ کہ وہ مسائل متنازعہ میں اپنی درخواست پر مناظرہ کرلیں۔

آخر میں خواجہ صاحب سے ہمدردی کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایک طرف زمیندار جس کی تائید اور محبت میں انہوں نے بڑی کوشش کی۔ اُن سے ایک غلط روایت منسوب کرکے انکی پوزیشن کو نازک بنا رہا ہے اور دوسری طرف پیغام مناظرہ کے چیلنج میں ان کو ناقابل سمجھ کر علمی رنگ میں غیر ذمہ دار بنا رہا ہے

ہماری غرض محض حق کی تائید اور اشاعت ہے۔ اور جو طریق بھی اتمام حجت کا ہوسکے۔ اس کے لئے ہم حضرت امام کے منشاء کے ماتحت ہر وقت تیار ہیں۔

یہ امر تمام سمجھدار اور حق پرست لوگ تعجب سے پڑھینگے کہ پیغام کے اس اعلان میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ عقائد شائع کئے جاویں۔ کیا آج تک عقائد مخفی ہیں۔ اگر عقائد کو مخفی رکھا گیا تھا تو اس قدر شورِ مخالفت کیوں ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات میں تمام عقائد کھلے کھلے شائع ہوچکے ہیں۔ اور ہمارے وہی عقائد ہیں۔ علاوہ بریں اس کی تائید اور تصریح الفضل اور تشحیذ اور دوسرے اخبارات میں گذشتہ ۹ ماہ کے اندر ہوتی آئی ہے لیکن اگر وہ نہیں سمجھے تو اب بھی عقائد شائع کر دیئے جاوینگے پہلے مولوی محمد علی صاحب اپنے عقائد شائع کریں۔ اور اپنے جرگہ کے باضابطہ قائم مقام ہوکر ایڈیٹر پیغام صلح کے بیان کی تصدیق کریں کہ مجھے (محمد علی کو) حضرت صاحبزادہ صاحب سے قادیان جاکر مناظرہ منظور ہے۔ اور میں انہیں چیلنج دیتا ہوں۔

یہ مضمون بھی حضرت خلیفہ ثانی کے منشاء کے ماتحت لکھا گیا ہے۔

(ایڈیٹر الفضل)